

اصابتِ رائے کے حامل اور علم و عمل میں یگانہ روزگار تھے۔ مرحوم فقرا اور مساکین سے شفقت سے پیش آتے، فقہی اور شرعی علوم پر مشتمل کتب کے مطالعہ کے بہت شائق تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی وسیع رحمت سے ڈھانپے اور ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مسلمانوں کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔“

افراط و تفریط کے درمیان راہِ اعتدال کے حامل

شیخ عبدالعزیز بن صالح الحمید (چیف جسٹس صوبہ قصیم) نے شیخ کی وفات کو ملتِ اسلامیہ کے لئے ایک ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے فرمایا:

”اس میں کوئی شک نہیں کہ شیخ کی وفات ملتِ اسلامیہ کے لیے ایک بڑا خسارہ اور عظیم حادثہ ہے۔ علم اور طلبا سے محبت اور کتاب اللہ سے شغف آپ کا امتیازی وصف تھا۔ آپ افراط و تفریط کے درمیان مسلکِ اعتدال کے حامل تھے۔ آپ نے اپنے والدِ گرامی الشیخ محمد السبیل جو خود بہت بڑے عالم اور ۴۰ سال تک مسجد نبوی میں امامت کے فرائض انجام دیتے رہے، ان سے بہت زیادہ استفادہ کیا۔

ہم ان کے خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اللہ ان پر رحم فرمائے۔ انہیں وسیع باغوں میں جگہ دے اور ان کے اہل خانہ اور دوست و احباب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔“

علم کی نشانی

ڈاکٹر محمد الخرمین نے شیخ کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

”آج ہم مسلمانوں کی ایک عظیم نشانی اور مسجدِ حرام کے امام سے محروم ہو گئے ہیں۔“

قطب الرجال کے جس دور سے آج ہم گزر رہے ہیں، شیخ جیسی نابغہ روزگار ہستی ملتِ اسلامیہ کے لیے بہت بڑا سہارا تھی۔ وہ تو اپنا کام پورا کر کے چلے گئے، اب ملت کے ذہین و فطین لوگوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ان جیسی قد آور شخصیات کے خلا کو پر کریں۔ اور ضرورت ہے کہ موجودہ اور آئندہ نسلیں ان علما کے خلوص، تقویٰ، للہیت، محنت و مشقت اور علم و کردار کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائیں۔ اور ملت کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔

[عربی ہفت روزہ 'الدعوة' ریاض، عدد ۱۸۳۴]

افسوس ناک خبر: قارئینِ محدث کے لئے یہ خبر بڑے دکھ کا باعث ہوگی کہ فہم قرآن انسٹیٹیوٹ کے پرنسپل پروفیسر عطاء الرحمن ثاقب کو ۱۹ مارچ کی صبح لاہور میں دہشت گردی کی ایک واردات میں شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل نوازے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

محدث کے آئندہ شمارہ میں ان کی خدمات و شخصیت پر مستقل مضمون شامل اشاعت ہوگا..... ان شاء اللہ!